السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مذہب دروز کا مختصر تعارف

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دروزی فرقہ باطنی قرامطی فرقوں میں سے ایک خفیہ فرقہ ہے جن کی امتیازی خصوصیت تقیہ اور غیروں سے اپنی حقیقت چھپا کر رکھنا ہے۔ یہ لوگ بسا اوقات ظاہری طور پر دین داری اور زہد وتقویٰ کا لباس پہن کر آتے ہیں اور دین کے متعلق جھوٹ موٹ غیرت کا اظہار کرتے ہیں۔ کبھی وہ شیعیت اور اہل بیت کی محبت کے رنگ میں سامنے آتے ہیں اور کبھی تصوف کا جامعہ پہن لیتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ لوگوں کے باہمی اختلاف کے خاتمہ اور اتحاد کے علم بردار ہیں اور اسی طرح لوگوں کو دین کے بارے میں دھوکا دیتے ہیں' لیکن جب انہیں موقع ملتا ہے، قوت حاصل ہوتی ہے اور ایسے حکمران مل جاتے ہیں جو ان سے دوستی رکھتے ہوں، اس وقت وہ اصل صورت میں سامنے آتے ہیں، اپنے عقائد کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے مقاصد واضح کردیتے ہیں، وہ شر اور فساد کی دعوت دینے والے اور دین' عقیدہ اور اخلاق کی عمارت کو مسمار کرنے والے بن جاتے ہیں۔

یہ امور ہر اس شخص کے سامنے واضح ہیں جو ان کی تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے اور ان کی سیرت اس دن سے جا نتا ہے جب عبداللہ بن سبا حمیری یہودی نے ان کے اصولوں کی بنیاد رکھی اور ان کا بیج بویا تھا۔ اس کے بعد ہر دور میں وہ انہیں اصولوں کے قائل رہے۔ چھوٹوں نے بڑوں سے یہی کچھ سیکھا اور اپنے بعد والوں کو اسی کی تلقین کی اور ان پر پختگی سے عمل پیرا رہے۔ آج تک ان کی کیفیت یہی ہے۔

دروز اگرچہ باطنی قرامطی فرقہ کی ایک شاخ ہے تاہم ان کی نسبت 'زمانہ ظہور اور حالات کے لحاظ سے جن میں یہ ظاہر ہوئے، ان کی بعض خاص علامات اور مظاہر بھی ہیں۔

ذیل میں اختصار کے ساتھ اس پہلو کو واضح کیا جاتا ہے اور اس کی مثالیں اور علمائے کرام کا ان کے متعلق فیصلہ پیش خدمت ہے۔

(۱) دروزی کی نسبت ''درزی'' کی طرف ہے۔ اس شخص کا پورا نام عبداللہ محمد بن اسماعیل درزی ہے۔ اس کا نام عبداللہ درزی اور درزی بن محمد بھی نقل کیا گیا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ محمد بن اسماعیل درزی کا نام نشتگین یا ہشتگین درزی بھی ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا تعلق فارس کے ایک شہر طیروز سے ہے۔ زبیدی نے ''تاج'' میں کہا ہے کہ درزی کے لفظ کو ''دال'' کے زبر سے پڑھنا درست ہے اور یہ نسبت ''درزہ'' کی اولاد کی طرف ہے۔ جس کا مطلب ہے کپڑا بننے والے، کپڑا سینے والے اور دوسرے ادنیٰ طبقہ کے لوگ۔

(۲) محمد بن اسماعیل درزی ایک عبیدی باشاہ الحاکم بامرہ ابو علی منصور بن عزیز کے زمانے میں ظہور ہوا۔ عبیدی خاندان کے مصر پر تقریباً دو سال حکومت کی ہے۔ یہ لوگ اہل بیت سے تعلق رکھنے کے مدعی تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ حضرت فاطمہ حفظہ اللہ کی اولاد سے ہیں۔ ان کا یہ دعویٰ جھوٹ تھا۔

محمد بن اسماعیل درزی پہلے اسماعیلی باطنی فرقہ سے تعلق رکھتا تھا جو محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق کے پیرو کہلاتے ہیں۔ پھر وہ اس فرقہ سے الگ ہو کر عبیدی حاکم سے جاملا اور اس کے دعویٰ الوہیت کی تائید کرنے لگا۔ اس نے لوگوں کو حاکم کی عبادت کری طرف بلانا شروع کردیا۔ اس نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہما میں حلول کرگیا ہے اور اس نے علی رضی اللہ عنہما کی ناسوت کا لباس پہن لیا ہے اور علی رضی اللہ عنہما کی روح ان کی نسل میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتے ہوتے حاکم تک پہنچ گئی ہے۔ (اس طرح حاکم میں علی رضی اللہ عنہما کی روح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی الوہیت بھی حلول کرگئی ہے)۔ حاکم نے مصر میں تمام اختیارات درزی کو دے دیئے تاکہ لوگ اس کے دعویٰ کو تسلیم کرکے اس کی اطاعت کریں۔ جب اس کی حقیقت کھلی تو مصر میں مسلمان اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے بہت سے ساتھیوں کو قتل کردیا۔ جب اسے قتل کرنا چاہا تو وہ بھاگ کر حاکم کے پاس جاچھپا۔ اس نے اسے مال ودولت دے کر شام بھیج دیا تاکہ وہاں اپنا مذہب پھیلائے۔ وہ شام پہنچ کر دمشق کے مغرب میں تیم اللہ بن تعلبہ کی وادی میں ٹھہرا اور انہیں حاکم کی الوہیت پر ایمان لانے کو کہا، وہاں اس نے لوگوں کو خوب مال دیا اور درزی مذہب کے عقائد پھیلانے شروع کردئے چنانچہ لوگوں نے اس کا مذہب قبول کرلیا۔

حاکم کی خدائی ہی کو تبلیغ کے لے ایک اور فارسی شخص بھی اٹھا، اس کا نام حمزہ بن علی احمد حاکمی درزی ہے۔ وہ باطنیہ کے بڑے لیڈروں میں سے تھا۔ اس نے حاکم کی پارٹی کی خفیہ دعوت کے افراد سے رابطہ قائم کیا۔ ہوتے ہوتے وہ اس تنظیم کے مرکزی افراد میں شمار ہونے لگا۔ پہلے وہ چوری چھپے حاکم کی الوہیت کا عقیدہ پھیلاتا رہا، بعد میں اعلانیہ اس عقیدہ کی دعوت دینے لگا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ وہ حاکم کا رسول ہے۔ حاکم نے اس دعویٰ میں اس کی تائید کی۔ جب حاکم فوت ہوا، تو ملک کی قیادت اس کے بیٹے علی کے حصہ میں آئی۔ اس کا لقب ''ظاہر لاعزاز دین اللہ'' تھا۔ اس نے اپنے باپ کو دعویٰ الوہیت سے لاتعلقی کا اعلان کردیا اور مصر سے یہ دعوت ختم ہوگئی۔ چنانچہ حمزہ شام کی طرف فرار ہوگیا، اس کے ساتھ اس کے بعض ہم خیال افراد بھی چلےگئے۔ ان میں سے اکثر اس علاقے میں جابسے جو بعد میں شام کے اندر ''جبل الدروز'' کے نام سے مشہور ہوا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 257

محدث فتویٰ